بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس ایجاد نے اپنا مقصد بہت خوبی سے پورا کیا ہے۔ لیکن اب جب کہ اقامت دین کا کام پھر آغاز کیا جا رہا ہے، یہ ایک اچھی پیش بندی ہے کہ "وہابیت" کی حقیقت کھول کر دشمن کے ہاتھ سے لکڑی کی یہ تلوار بھی چھین لی گئی ہے۔

جناب مولف نے جس حق کا احقاق کتاب میں کیا ہے، بحمد اللہ کہ وہ عملاً اسی حق کے مخلص علمبردار ہیں اور اس وجہ سے یہ مختصر سی کتاب ان ذخائر علمی پر بھاری ہے جن کے مؤلفین و مصنفین اگرچہ قلم کے بادشاہ ہیں، مگر اپنے ہی پیش کردہ حق کا اتباع کرنے سے سب سے پہلے خود ہی گریزاں ہیں۔

کتاب میں اغلاط کی اتنی کثرت ہے کہ صفحوں کا تو اغلاط نامہ ہی شریک اشاعت ہے اور اس چیز نے خود مولف کے ذوق کو بہت مجروح کیا ہے، مگر مجبوری!

معین الفرائض مرتبہ جناب مفتی محمود حسن صاحب اجمیری، مدرس اول جامعہ حسینیہ راندیر (سورت)

جناب مولف سے طلب کریں۔ قیمت: ۸؍

علم میراث پر یہ ایک اچھی کتاب ہے۔ اس میں متعلقہ اصطلاحات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے اور تقسیم ترکہ کے اصول اور فروع بھی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اس علم کی اپنی ایک مستقل ریاضی ہے اور مولف نے اسے بھی اچھی طرح اپنی مختصر کتاب میں سمیٹ لیا ہے۔ ایسی کتابیں ان لوگوں کی نگاہ سے ضرور گزرنی چاہئیں جو شریعت کے قانون وراثت کو اپنی اور دوسروں کی زندگیوں میں عملاً جاری کرنا چاہتے ہیں، نیز اپنے بچوں کو بھی اس ضروری علم اور اس سے تعلق رکھنے والی ریاضی سے ہر مسلمان کو واقف کرنا چاہیے۔ جو لوگ وراثت اور زکوٰۃ کی ریاضی کے بجائے اپنے بچوں کو سود کی ریاضی سکھانے میں مصروف ہیں، وہ خدا کو کیا جواب دیں گے؟

منشور اقوام متحدہ از جناب محمد حمید اللہ صاحب، استاذ قانون جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:- حیدری کتب خانہ، رسالہ عبد اللہ، نظام شاہی روڈ، حیدرآباد، دکن۔

بے خدا تہذیب کے بنائے ہوئے نظام زندگی میں ایک ایسا خلا پایا جاتا ہے جسے پر کرنے میں مسلسل ناکامی ہو رہی ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ افراد کی ہدایت اور نگرانی کے لیے حکومت کا ادارہ کافی ہوگا، پھر حکومتوں کی بدعنوانی دیکھ کر جمہور قوم کو ان کا نگراں بنایا گیا۔ اس پر معلوم ہوا کہ جمہور کا اجتماعی ذہن اور کیرکٹر بھی کسی بھروسے کے قابل